وفاق المدارس..... قدم بقدم

مولانا ولی خان المظفر
مدیر معاون الفاروق عربی

تیسری قسط

اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی

اردو میں امتحان (اِم۔ تِ۔ حان) بکسر الہمزۃ والتاء، بمعنی آزمائش، جانچ، پڑتال۔ جمع: امتحانات، یہ محنت (مِح۔نت) کے مادے سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں: رنج، دکھ، تکلیف، سرگرمی، کوشش، مشقت، ریاضت، مزدوری، کام کاج، کام کی اجرت، جمع: مِحن (فیروز اللغات)۔

اور عربی میں پطرس البستانی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب، ''محیط المحیط'' میں اس مادے (م۔ح۔ن) پر یوں نظر ڈالی ہے: مَحَنَ، یَمْحَنُ مَحْناً ومِحْنَةً (از باب فتح) مَحَنَهُ، ضربه، مارنا۔ اختبره۔ امتحان لینا اور تجربہ کرنا، والثوبَ، لبسه..... پہن پہن کر پرانا کر دینا۔ وفلانًا شيئاً: اعطاهُ: دینا وجاريةً: جامعها، والبير: کنویں کی صفائی و مرمت کرنا۔ والاديمَ: نرم کرنا، چھلکا اتارنا، مَحُنَ بمعنی مَحَنَ ہی استعمال ہوتا ہے۔ وامتحن فلانًا: اختبره امتحان لینا۔ ومنه امتحان الطلبة في المدارس: مدارس میں طلبہ کے امتحانات کے مفہوم کو اسی سے لیا گیا ہے۔ والقولَ: دبّره ونظر فيه۔ سوچ بچار کرنا، واللهُ القلبَ: شرحه ووسّعه۔ کھول دینا۔ ''الائك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوىٰ'' شرحها: کھول دیا اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لیے والمِحنة: اسم، ومايُمتحن به الانسان من بلية یہ اسم مصدر ہے مصیبت و آزمائش کے معنی میں آتا ہے جس کی جمع ہے مِحَن۔ المحونة: المحق والبخس۔ نقص و کمی، (محیط المحیط)۔

عصر حاضر میں لفظ امتحان کے مذکورہ بالا معانی میں سب سے زیادہ مستعمل و مشہور معنی ''امتحان الطلبة في المدارس'' یعنی تعلیمی درسگاہوں میں طلبہ کے مروجہ امتحان کے حوالے سے ہیں۔ طلبہ میں پوشیدہ و مستور صلاحیتوں کا اندازہ امتحان ہی سے لگایا جاسکتا ہے۔ امتحان دور جدید میں تعلیم و تعلم کا ایک رکن رکین ہے، اور تعلیمی سلسلے کا نچوڑ ہے۔ طلبہ میں جو مختلف صلاحیتیں ہوتی ہیں ان کو مستند اور اجاگر کرنے کی سبیل امتحان ہی ہے۔

امتحان کا سلسلہ درس نظامی میں بطور ایک اہم عنصر کے شامل ہے۔ پاک و ہند کے تقریباً تمام مدارس میں باقاعدہ امتحانات کا رواج ہے۔ کہیں یہ امتحانات سہ ماہی ہوتے ہیں اور کہیں ششماہی۔

چونکہ ''وفاق المدارس العربیۃ پاکستان'' انہیں مدارس کا تسلسل ہے، اس لیے وفاق نے بھی اپنے ملحقہ مدارس و جامعات کو سہ ماہی یا ششماہی امتحانات کا پابند کیا ہے تاکہ یہ قلیل المدتی امتحانات سالانہ امتحان کے لیے بطور مدد و معاون ثابت ہوں۔

وفاق کا امتحانی نیٹ ورک وسیع و عریض ہونے کے لحاظ سے شاید دنیا کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے۔ ملک کے چاروں صوبوں، دارالحکومت، آزاد کشمیر، شمالی علاقہ جات اور فاٹا میں یہ نیٹ ورک قریباً ساڑھے چار سو مراکز امتحان برائے طلبہ کتب اور تقریباً ایک ہزار مراکز امتحان برائے طلبہ حفظ پر مشتمل ہے۔ جن میں پچپن ہزار کے قریب طلبہ کتب اور اکتیس ہزار کے قریب طلبہ حفظ امتحانات میں شرکت

کرتے ہیں۔اس نیٹ ورک کی ایک زبردست خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے تمام مراکز امتحان میں "بیک وقت" ہر ایک مرحلہ تعلیم کے لیے "ایک ہی پرچہ" تیار ہوتا ہے جو کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، اسلام آباد، مظفر آباد اور گلگت کے طلبہ یکساں طور پر حل کرتے ہیں اور اسی لیے وفاق میں پوزیشن پر آنے والے طلبہ ملک کے مختلف اطراف کے ہوتے ہیں۔اس سے جہاں دور دراز کے علاقوں کے مدارس وجامعات کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے وہیں ان مدارس وجامعات کو پروان چڑھنے اور مسابقت میں رہنے کا بہترین موقع بھی فراہم ہوتا ہے۔ جبکہ بڑے مدارس وجامعات کی قدر ومنزلت میں اس سے کہیں کمی نہیں آتی بلکہ اس ہمہ گیر ارتباط کی وجہ سے انہیں کارکردگی ومعیار کے لحاظ سے امتیاز بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ بہرحال وفاق کا نظم امتحان حتی الآن ایک بے نظیر عمل ہے جو عالم اسلام کے دیگر ممالک کے لیے ایک قدوہ اور آئیڈیل بھی ہوسکتا ہے۔اگر وہاں کے علماء کرام آکر اس کا مشاہدہ فرمائیں۔اللہ جل شانہ اسے نظر بد سے محفوظ رکھے۔

وفاق سے ملحقہ مدارس میں امتحانات کی ترتیب کچھ یوں ہے۔

ا۔امتحان حفظ قرآن بمع ذکر واذکار، یہ روضۃ (نرسری) کے مساوی امتحان ہوتا ہے جو تقریباً پنج سالہ تعلیم وتربیت پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔امتحان متوسطہ (مساوی مڈل) یہ حفظ قرآن ومبادیات کے بعد تین سالہ کورس کا امتحان ہوتا ہے۔

۳۔امتحان ثانویہ عامہ (مساوی میٹرک) یہ دو سالہ کورس کا امتحان ہے۔

۴۔امتحان ثانویہ خاصہ (مساوی ایف۔اے) اس کی مدت تعلیم بھی دو سالہ ہے۔

۵۔امتحان عالیہ (مساوی بی۔اے) اس کی مدت تعلیم بھی دو سالہ ہے۔

۶۔امتحان عالمیہ (مساوی۔ایم۔اے) اس کا کورس بھی دو برس پر مشتمل ہے۔

مذکورہ مراحل تعلیم میں سال دوم کے اسباق کا امتحان اختتام مرحلہ پر لیا جاتا ہے اور اس سے قبل کے تمام، سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات کا انتظام ملحقہ مدارس اپنے طور پر کرتے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمے ملحقہ مدارس وجامعات کے امتحانات کے علاوہ کئی امور ہوتے ہیں، مثلاً نصاب کی تیاری و انتخاب، مدارس کا دفاع، اسناد وفاق کا سرکاری اسناد سے معادلہ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان سب سے بڑا، اہم اور پُر مشقت کام امتحانات کا انعقاد ہے۔ کام کے لحاظ سے اگر وفاق کو صرف اور صرف "امتحانی" بورڈ کہا جائے تو بجا ہے کہ عملہٗ وفاق سال بھر امتحان اور اس کے متعلقہ امور ہی کی انجام دہی میں مشغول ومصروف ہوتا ہے اور ملحقہ مدارس وجامعات کا وفاق سے اکثر وبیشتر رابطہ بھی اسی حوالے سے ہوتا ہے۔امتحانی عمل کے بھاری پن کا اندازہ آپ اس سے بآسانی لگا سکتے ہیں کہ ایک ربیع الاول سے سوالیہ پرچہ جات کے متعلق کام شروع ہوتا ہے اور اگلے سال تک کہیں جاکر ان پرچوں پر مبنی امتحانات اور اس کے متعلقات سے فارغ ہوکر دوسرے ربیع الاول میں اسانید کی ترسیل ہوتی ہے۔ ان دونوں ربیعوں کے درمیان کا عمل مسلسل اور قدم بقدم جاری وساری رہتا ہے۔

وفاق کا امتحانی عمل:

آمدم برسر مطلب، اگلی سطور میں وفاق کا مرحلہ وار امتحانی عمل طائرانہ نظر میں پیش خدمت ہے:

ا۔امتحانی سال کے پہلے مرحلے میں مختلف جامعات کے سرکردہ مدرسین کو وفاق کی امتحانی کمیٹی مختلف پرچوں کی تیاری کے متعلق خطوط جاری کرتی ہے، جس میں نہایت رازدارانہ انداز اختیار کیا جاتا ہے اور اس میں متعلقہ شخص سے بھی رازداری کی درخواست ہوتی ہے، یاد رہے کہ ایک ایک پرچہ کی تیاری متعدد حضرات سے کرائی جاتی ہے۔اور متعلقہ مدرسین اپنے اپنے پرچے تیار کرکے ناظم اعلیٰ وفاق کے نام

ارسال کر دیتے ہیں۔ ناظم اعلیٰ ان تمام پرچوں کے متعلق اپنے دیگر رفقاء کمیٹی سے مشورہ کر کے ان میں سے بعض پرچے مکمل، بعض کے کچھ اجزاء منتخب کر لیتے ہیں اور بعض کو بالکل مسترد کر کے کمیٹی از خود از سر نو اسے تیار کر لیتی ہے۔ اس میں یہ طریقہ اس واسطے اختیار کیا گیا ہے تاکہ کوئی بھی پرچہ تیار کنندہ اپنے پرچے کو حتمی نہ سمجھے، اور یوں اس میں خیانت کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ اس طرح یہ پرچے حضرت ناظم اعلیٰ اور حضرت صدر وفاق کی نگرانی میں کمپیوٹر اور پھر طباعت کے مراحل سے گزر کر مختلف مراکز امتحان کے لیے ایام امتحان کے اعتبار سے چھ تھیلیوں میں بند کر دیے جاتے ہیں اور اس کے بعد ملک بھر میں معتمدین وفاق تک بائی ہینڈ پہنچائے جاتے ہیں۔ معتمد روزانہ ایام امتحان میں امتحان شروع ہونے سے کچھ ہی دیر قبل انھیں لیکر مراکز امتحان تک پہنچاتا ہے۔ امتحان ہال میں موجود معاون نگران اور نگران اعلیٰ جمع ہو کر پرچوں کا یہ پیکٹ شرکاء امتحان طلبہ کو دکھلا کر ان کی سیل کھولتے ہی پرچہ طلبہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور یہ سوالیہ پرچہ جات کا اختتامی مرحلہ ہوتا ہے۔

۲۔ اُدھر جن دنوں مدرسین کو پرچوں کے متعلق خطوط ارسال ہوتے ہیں انہی دنوں گزشتہ سال کی اسانید کی ترسیل بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ ان اسانید کے لفافوں میں سال آیندہ کے لیے مختلف درجات کے طلبہ کے امتحانی فارموں کے ساتھ امتحان ہال میں نگرانی کرنے والے حضرات مدرسین کے متعلق بھی ایک سادہ سا فارم ارسال کر دیا جاتا ہے جس میں متعلقہ مدرسہ / جامعہ سے کم سے کم دو نگرانوں کے نام بمعہ تعلیمی قابلیت و رہائشی پتہ طلب کیے جاتے ہیں۔ جن مدارس کو یہ فارم کسی وجہ سے وصول نہیں ہوتا، وہ اپنے لیٹر ہیڈ پر اپنے اساتذہ کے نام برائے نگرانی ارسال فرما دیتے ہیں۔ ان فارموں کی ایک ایک کاپی ناظم مرکزی دفتر وفاق علاقہ وائز مختلف فائلوں میں لگا کر متعلقہ مسئولین امتحان کو ارسال کر دیتا ہے۔ علاقائی مسئولین امتحان ان استمارات (فارمز) کو مد نظر رکھ کر مختلف مراکز امتحان میں ان حضرات کی تقرری کر کے مرکزی دفتر کو مطلع کر دیتے ہیں، جس کی بناء پر مرکزی دفتر مقررہ افراد کو امتحانی ہال میں نگرانی کے لیے اتھارٹی لیٹر جاری کر دیتا ہے۔ وفاق المدارس میں نگران اعلیٰ کے علاوہ معاونین کا تقرر پچیس طلبہ پر ہوتا ہے گویا کہ سو بچوں کے لیے چار نگرانوں کا تقرر ہوتا ہے۔ نگران اعلیٰ کا کام وفاق اور متعلقہ جامعہ سے رابطہ، امتحان کے حوالے سے نظم و ضبط، طلبہ و معاونین پر نگاہ کے علاوہ امتحانی مرکز کی پوری مسئولیت بھی اس کے ذمے ہوتی ہے۔ معاونین کا کام شرکاء امتحان کی نگرانی ہے کہ کہیں وہ نقل وغیرہ کی کوشش نہ کریں۔ یہ حضرات اپنی روزانہ کارگذاری یومیہ ڈاک کے ذریعے مرکزی دفتر وفاق بھیجتے رہتے ہیں اور سینٹر سے متعلق تمام امور وفاق سے مہیا کردہ ایک فائل میں درج کرتے رہتے ہیں جو بعد میں مرکزی دفتر وفاق بھیجی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ حضرات روزانہ کے پرچوں کو اختتام وقت پر تھیلیوں میں سیل کر کے مرکز امتحان کے حوالے کرتے ہیں جنھیں وہ ڈاک کے ذریعے مرکزی دفتر وفاق ارسال کرتا ہے۔

۳۔ یہ تو ہوئی بات نگرانوں کی، رہی بات شرکاء امتحان کی تو جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ان کے لیے مرکز سے ارسال کردہ فارمز کو متعلقہ مدارس و جامعات ان سے بھروا کر، فیسیں وصول کر کے یکم ربیع الثانی سے ۱۶ جمادی الاولیٰ تک سنگل فیس کے ساتھ اور ۳۰ جمادی الاولیٰ تک ڈبل فیس کے ساتھ مرکزی دفتر وفاق ارسال کر دیتے ہیں جہاں ان فارموں کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔ اگر کسی فارم میں کوئی کمی رہی ہو، تو دفتر وفاق اسے متعلقہ مدرسہ برائے ممکنہ اصلاح بھیج دیتا ہے اور اگر اصلاح کا امکان نہ ہو تو اسے رد کر دیا جاتا ہے۔

اس مرحلے کے بعد ان فارموں کی تعداد کو ملحوظ رکھ کر مختلف مراکز امتحان کا تعین ہوتا ہے۔ وفاق کے قانون کے مطابق ۵۰ طلبہً کتب بنین اور ۲۵ طالبات کتب بنات اگر کسی مدرسے کے شریک امتحان ہوں تو وہ اپنے لیے مستقل سینٹر کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ یوں سینٹروں کے تعین کے بعد شرکاء امتحان طلبہ کے لیے ورقۃ الموافقہ یعنی رول نمبر سلپ یا ایڈمیٹ کارڈ کا اجراء ہوتا ہے۔ جس میں ان کا رول نمبر بھی ہوتا

ہے۔ شرکاء امتحان رول نمبر اپنے اپنے مدارس سے وصول کر کے مقررہ شیڈول کے مطابق ایام امتحان میں مراکز امتحان کا رخ کرتے ہیں اور انھیں اس سلپ کو دکھانے پر امتحان ہال میں داخلے کی اجازت ملتی ہے۔ امتحان ہال میں جوابی کاپی اور بوقت ضرورت ضمنی کاپیاں انھیں وفاق کے مقرر کردہ نگران، وفاق کی طرف سے عطا کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر مراکز امتحان ملک کے طول و عرض میں بڑی بڑی مساجد ہی ہوتی ہیں۔ ان مساجد میں جب یہ ضیوف الرحمٰن محوِ امتحان ہوتے ہیں تو ان کا یہ نظارہ قابل دید ہوتا ہے۔ نہایت خاموشی، اطمینان، وقار اور سکون کے ساتھ امتحان میں مشغول ان طلبہ کے متعلق جامعہ کراچی کے کلیہ معارف اسلامیہ کے عمید نے جب ایک مرتبہ ہمارے یہاں جامعہ فاروقیہ کے امتحانی ہال کا معائنہ فرمایا تو ان کے الفاظ تھے: "یہ تو آپ انسانوں کا نہیں، فرشتوں کا امتحان لے رہے ہیں۔" یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نگران اعلیٰ و معاونین کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے لیے وفاق کی مرکزی قیادت کے علاوہ اراکین عاملہ اور علاقائی مسئولین ملک کے طول و عرض میں امتحانی ہالوں کے چھاپہ مار دورے فرماتے رہتے ہیں۔

۴۔ حفظ کے امتحان کے لیے سال گزشتہ کی سندوں کے ارسال کرتے وقت فارم امتحان بھی ارسال کیے جاتے ہیں۔ جن میں ایک ایک فارم میں ۱۴ طلبہ کے نام، ولدیت، پتہ، کارڈ نمبر، نتیجہ اور رجسٹریشن نمبر کے مختلف خانے ہوتے ہیں۔ ان فارموں کے بھی ارسال کے اوقات وہی ہیں جو کتب کے لیے ہیں۔ اس کے بعد کسی طالب کا داخلہ قبول نہیں کیا جاتا۔ دفتر وفاق ان فارموں کی دو دو کاپیاں بنوا کر علاقائی مسئولین وفاق کو ارسال کر دیتا ہے۔ جہاں مسئولین اپنے اپنے علاقوں میں مختلف آزمودہ کار قراء کا انتخاب کر کے یہ فارم ان کے سپرد کر دیتے ہیں اور ان کے لیے بھی امتحانی شیڈول، مراکز امتحان اور ایام امتحان جو ۲۰ رجب سے ۱۰ شعبان تک کا عرصہ ہے مقرر کر دیتے ہیں۔ قراء حضرات امتحان لے کر مسئول کو یہ فارم واپس کر دیتے ہیں اور مسئولین ان فارموں کو دفتر وفاق ارسال کر دیتے ہیں جہاں سے متعلقہ مدارس کو نتائج ارسال کر دیے جاتے ہیں اور سندات پر فوری کام شروع ہو جاتا ہے۔ دو تین مہینوں میں سندات تیار ہو کر متعلقہ مدارس کو ارسال کر دی جاتی ہیں۔

۵۔ کتب کے امتحانات کے اختتام پر پہلے سے مختلف مدارس و جامعات سے منتخب و مطلوبہ تین سو کے لگ بھگ افراد پرچے چیک کرنے کے لیے ایک دو روز میں دفتر وفاق پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں مختلف پرچوں پر مامور دفتری عملہ پرچوں پر سے چپکی ہوئی رول نمبر سلپ اتار کر فرضی رول نمبر لگا کر پرچے ان حضرات کو بتوسط صدر / ناظم اعلیٰ مہیا کرتے رہتے ہیں، جن کی چیکنگ کے بعد دفتری عملہ رجسٹر میں موجود اصل رول نمبر کے سامنے اس کے نمبر لگاتے رہتے ہیں، یوں یہ عمل بھی تقریباً ہفتہ ڈیڑھ جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ واضح رہے کہ پرچہ چیک کرنے والے درجہ وار ٹولیوں میں دفتر میں تشریف فرما ہوتے ہیں جن پر ہر کلاس کے اعتبار سے ایک ایک نگران ہوتا ہے جو وقتاً فوقتاً اپنے ماتحتوں کے بعض چیک کردہ پرچہ جات دوبارہ چیک کرتا ہے، تاکہ اندازہ ہو کہ چیک کرنے والے بالکل صحیح نمبر لگا رہے ہیں جبکہ ان نگرانوں پر نگرانی کرنے کے لیے صدر وفاق بنفس نفیس وہاں موقع پر ایک ہفتہ تک موجود رہتے ہیں۔ (اس سے آپ وفاق کے معاملات میں نظم و ضبط اور امانت و دیانت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں) جس کے بعد صدر وفاق یا ناظم اعلیٰ وفاق نتائج کا اعلان کر کے اخبارات و جرائد خاص کر سہ ماہی "الوفاق" میں شائع کرانے کے بعد مرکزی دفتر متعلقہ مدارس و جامعات کو یہ نتائج ارسال کیے جاتے ہیں۔ بعد ازاں کامیاب ہونے والے طلبہ کے لیے اسانید کی تیاری کا کام شروع ہوتا ہے جسکے کئی ماہ بعد مکمل ہونے پر اسانید کی ترسیل شروع ہوتی ہے اور یوں ایک امتحانی سال اختتام پذیر ہو جاتا ہے"۔

بظاہر مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں یہ امتحان اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے مگر شاعر گل کی کُل زندگی کو امتحان قرار دے کر کہہ رہا ہے:

قلزمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی